صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 13 جولائی 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 13 جولائی 2016ء 8 شوال 1437 ہجری 13 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 157

سجدوں کا اثر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔ یہ ان کی مثال ہے جو تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جائے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے، کاشتکاروں کو خوش کر دے تاکہ ان کی وجہ سے کفار کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ (الفتح:30)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصعبؓ نے مدینہ سے نبی کریم کی خدمت میں لکھا کہ اگر رسول اللہؐ اجازت عطا فرمائیں تو مدینہ میں نماز جمعہ شروع کردی جائے۔ رسول اللہؐ نے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز سورج کے ڈھلنے کے بعد خطبہ جمعہ دیا کرو۔ حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ نے مدینہ میں نماز جمعہ کا آغاز کردیا۔

حضرت سعد بن خیثمہؓ کے گھر جو پہلا جمعہ پڑھا گیا۔ اس میں مدینہ کے بارہ افراد شامل ہوئے۔ اسلام کے اس پہلے جمعہ کے موقعہ پر مسلمانوں نے خوشی میں ایک بکری ذبح کی اور یوں جمعہ میں شامل اپنے بھائیوں کی ضیافت کا بھی اہتمام کیا۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 118)

حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ میں تبلیغ کا آغاز اس طرح کیا کہ اپنے میزبان حضرت اسعد بن زرارہؓ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلوں میں جانے لگے۔ وہاں وہ مسلمانوں اور ان کے عزیزوں کے ساتھ مجلس کرتے انہیں تعلیم دین دیتے اور وہاں آنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ مگر جب لوگوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا تو ایک محلّہ کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر نے ان دونوں داعیان الی اللہ کو اس نئے دین سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے بعد اسید بن حضیر مصعبؓ کی مجلس میں نیزہ تھامے داخل ہوئے۔ اسعد بن زرارہؓ نے یہ دیکھتے ہی مصعبؓ سے سرگوشی کی کہ یہ اپنی قوم کا سردار آتا ہے اسے آج خوب تبلیغ کرنا۔ مصعبؓ بولے کہ اگر یہ چند لمحے بیٹھ کر بات سننے پر آمادہ ہو جائے تو میں ضرور اس سے بات کروں گا۔ ادھر اسید بن حضیر سخت کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا کہ جان کی امان چاہتے ہو تو آئندہ سے ہمارے کمزوروں کو آکر بے وقوف بنانے کا یہ طریقہ واردات ختم کرو۔

حضرت مصعبؓ نے نہایت محبت سے کہا کیا آپ ذرا بیٹھ کر ہماری بات سنیں گے؟ اگر تو آپ کو بات بھلی لگے تو مان لیجئے اور بری لگے تو بے شک اس سے گریز کریں۔ اُسید منصف مزاج آدمی تھے، بولے بات تو تمہاری درست ہے۔ اور پھر نیزہ وہیں گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور ان تک پیغام حق پہنچایا۔ قرآن کی سچی تعلیم سن کر اُسید بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کیسا خوبصورت کلام ہے! اچھا یہ بتاؤ اس دین میں داخل ہونے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟ اسعدؓ اور مصعبؓ نے انہیں بتایا کہ نہا دھو کر اور صاف لباس پہن کر حق کی گواہی دو پھر نماز پڑھو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اُسید خود ہی کہنے لگے کہ میرا ایک اور بھی ساتھی ہے یعنی سعد بن معاذ، اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ساری قوم سے ایک شخص بھی قبول اسلام سے پیچھے نہیں رہے گا اور میں ابھی اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں اور انہوں نے سعد کو نہایت حکمت کے ساتھ مصعبؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر نے ان کو بھی نہایت محبت اور شیریں گفتگو سے رام کرلیا۔ انہیں قرآن سنا کر اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

(ابن ہشام جلد 3 صفحہ 153)

حضرت مصعبؓ نے ایک سال تک مدینہ میں اشاعت اسلام کے لئے خوب سرگرمی سے کام کیا اور دعوت الی اللہ کے شیریں پھل آپ کو عطا ہوئے چنانچہ اگلے سال سن 12 نبوی میں حج کے موقع پر آپ مدینہ سے 75 انصار کا وفد لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ حضرت اسعدؓ بن زرارہ بھی ساتھ تھے۔ اس وفد کی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا انتظام بھی عقبہ مقام پر کیا گیا۔ جہاں اس وفد نے آپؐ کی بیعت کی جو بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔

نماز درحقیقت دعا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل رب العزہ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کی نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو۔ اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں‘‘۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت مرد اساتذہ

نظارت تعلیم کو اپنے سکول نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول کیلئے مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت کے حامل احباب درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

1۔ **تعلیمی قابلیت:** بی اے، بی ایس سی، بی ایس، ایم اے، ایم ایس سی۔

2۔ **مضامین:** ہسٹری، جغرافیہ، پولیٹکل سائنس، کیمسٹری، فزکس، زوآلوجی، باٹنی۔

3۔ **کم از کم تجربہ:** ایلیمنٹری اور سیکنڈری کلاسز کو پڑھانے کا ایک سالہ تجربہ۔

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول غیروں کی نظر میں

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول اپنے علم وعرفان اور تقویٰ کے لحاظ سے بہت بلند اور ممتاز مقام رکھتے تھے۔ ہندوستان کے جید علماء اور بزرگ ان کے متعلق بہت اچھی آراء رکھتے تھے۔

جناب سرسید احمد خان بانی علیگڑھ کالج

آپ نے اپنے ایک خط میں لکھا:۔

''جناب مولانا مخدوم ومکرم من جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب''۔

پھر لکھا:

''آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جاہل پڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے، پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے سردست میں کچھ نہیں کہہ سکتا افسوس کہ سوال آخر کو آپ نے لاجواب چھوڑا مگر میں ان بزرگوں کا دیکھنے والا ہوں جو وحدت شہود کے مقر اور وحدت وجود میں ساکت تھے۔ اس لئے اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں کہ جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین ہوجاتا ہے''۔

اس خط کا اختتام اس طرح ہوتا ہے۔

''آپ کی اس عنایت کا جو آپ نے مجھ گناہ گار پر کی اور اپنی متبرک شفقت دلی سے مجھے عزت بخشی میں اس کا دل سے شکر ادا کرتا ہوں امید ہے کہ آپ اس گناہ گار کے دلی ناچیز شکر کو قبول فرمائیں گے''۔

والسلام مع الاکرام سید احمد علی گڑھ 8مارچ 1897ء

(مکتوبات سرسید جلد دوم مرتبہ شیخ محمد اسمٰعیل احمد پانی پتی ناشر مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور طبع ثانی جون 1985ء)

جناب مولانا عبیداللہ سندھی

برصغیر کے مشہور سیاسی و مذہبی لیڈر مولانا عبیداللہ سندھی خاص معتقدین میں سے تھے۔ اور اس کا برملا اظہار کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے خط بنام ڈاکٹر محمد اقبال شیدائی صاحب میں لکھتے ہیں۔

''آپ کو معلوم نہیں کہ میں مولانا حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں کس طرح حاضر ہوا۔ آپ مولانا محمد علی اور مولانا صدرالدین سے دریافت کرسکتے ہیں کہ مولانا مرحوم میرے متعلق کیا خیالات رکھتے تھے ان کی دعاؤں کو میں اپنے لئے ایک ذریعہ نجات سمجھتا ہوں محض اس وجہ سے میرے دیوبندی کشمیری دوستوں نے میری تکفیر سے گریز نہیں کیا میری محبت اس پارٹی سے کم نہیں ہوئی پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔ مولانا نورالدین کو علماء ...... میں بہت بڑے درجہ پر مانتا ہوں ......اس لئے میں مولانا نورالدین کے خاص شاگردوں کی بہت عزت کرتا ہوں''۔

(مولانا عبیداللہ سندھی کے سیاسی مکتوبات صفحہ 45،46 مرتبہ محمد اسلم شائع کردہ ندوۃ المصنفین سمن آباد لاہور)

حکیم نیرّ واسطی

مشہور حکیم جناب سید احمد علی نیر واسطی نے ''طب العرب'' پر تشریحات میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق تحریر کیا:

''اطبائے پنجاب میں حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست کشمیر وجموں کا نام نامی نہایت سربلند ہے جن کے گنگا جمنی طریق علاج نے نظام طب میں ایک عجیب تاثیر اور رنگینی پیدا کردی ہے۔ آپ 1841ء میں پیدا ہوئے فارسی لاہور میں مفتی محمد قاسم سے پڑھی اور طب میں آپ نے لکھنؤ کے مشہور حکیم علی حسین صاحب سے شرف تلمذ حاصل کی۔''

(تشریحات برکتاب طب العرب صفحہ 444 مرتبہ ایڈورڈ جی براؤن مطبوعات ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور 1954ء)

جناب حکیم محمد افضل صاحب

جناب حکیم محمد افضل صاحب جنرل سیکرٹری پنجاب طبی کانفرنس نے آپ کے بارے میں لکھا:

''پنجاب کے مشہور طبیب ہوئے ہیں سن پیدائش 1841ء لاہور لکھنؤ بھوپال وغیرہ میں دینی اور طبی تعلیم حاصل کی پھر ریاست جموں وکشمیر میں ریاست کے طبیب رہے۔ مہاراجہ صاحب آپ سے بہت عزت سے پیش آتے تھے۔ قیام جموں کے زمانہ میں حکیم صاحب کو مرزا غلام احمد قادیانی سے عقیدت ہوگئی۔ چنانچہ مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ کی تائید میں تائید براہین احمدیہ تالیف کی۔ ریاست سے قطع تعلق ہونے کے بعد وطن مالوف بھیرہ تشریف لے گئے۔ پھر مکان بنانے کے بعد آپ قادیان چلے آئے اور میرزا صاحب کے ایما سے قادیان میں ہی مقیم ہوگئے۔ اور اہل و عیال کو بھی وہیں منگالیا۔'' تھوڑے ہی دنوں میں حذاقت کا ڈنکہ بج گیا اور سل، دق، نامردی وغیرہ کے مریض بکثرت آنے لگےکسی مریض کا علاج اگر یونانی طریقہ سے نہ ہوتا تھا تو آپ کو ویدک اور ڈاکٹری دوا میں اضافہ کرنے کے بعد عجیب وغریب کامیابی ہوتی تھی۔ مرزا صاحب کے زمانہ حیات میں اگر ایک طرف میرزا صاحب کے اردگرد معتقدین اور مریدین کا ہجوم ہوتا تھا تو دوسری طرف حکیم صاحب کے مکان پر مرضاء اور طلباء کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ خود میرزا صاحب حکیم صاحب کی شان میں تعریفی کلمات کہنے میں دریغ نہیں کرتے تھے اور حکیم صاحب کے علم وفضل کی قدر شناسی کرتے تھے۔ میرزا صاحب کے بعد جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر آپ کو خلیفہ قرار دیا اور کئی سال اس منصب پر فائز رہنے کے بعد 1914ء میں بمقام قادیان ہی انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ علوم منقول میں زبردست مہارت رکھتے تھے۔ طب میں آپ کو درجہ اجتہاد حاصل تھا۔''

(مجربات کانفرنس نمبر 3 صفحہ 7 مرتبہ حکیم محمد افضل)

جناب منشی عبدالعزیز خاں

باغبان پورہ کے ایک صاحب جناب منشی عبدالعزیز خاں صاحب ناظم مدرسۃ المسلمین نے 1894ء میں ٹامس کارلائل کی کتاب ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ کے لیکچر کا اردو ترجمہ ''اسلام اور اس کا بانی'' کے نام سے شائع کیا۔ اسے آپ کے نام پر معنون کرتے ہوئے لکھا۔

انذربعالی خدمت فیض درجت عمدۃ المحققین و قدوۃ المدققین حاجی دین متین جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب...... ان قومی خدمات جلیلہ تقریری وتحریری و مذہبی توجہات جمیلہ لسانی ومالی کے لحاظ سے جو جناب کی ذات بابرکات سے رفاہ عام کے بارہ میں علی العموم اور اشاعت ...... کے پیرایہ میں علی الخصوص معرض ظہور میں آئی ہیں۔

جناب عبدالمجید سالک

جناب عبدالمجید سالک اپنی کتاب مسلم ثقافت ہندوستان میں کے صفحہ 300, 301 پر لکھتے ہیں۔ آپ کی حذاقت کا شہرہ نزدیک و دور پھیل گیا اور آپ ہندوستان کے چند منتخب اطباء میں شمار ہونے لگے آپ بھیرہ چھوڑ کر قادیان چلے گئے اور بقیہ عمر درس وتدریس علاج ومعالجہ اور پرورش غرباء میں بسر کردی۔ آپ کل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اعزازی ممبر اور رکن خصوصی بھی تھے۔

جناب مولانا سید عبدالحیٔ

محترم، فاضل نورالدین صاحب ابن حافظ غلام رسول بھیروی قادیانی جو مشہور ہیں خلیفۃ المسیح سے۔ بڑے علماء میں سے تھے۔ 1258ھ میں ایک دیہات بھیرہ شاہ پور پیدا ہوئے جیسا کہ منقول ہے کہ ان کا نسب نامہ امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب تک پہنچتا ہے۔ تعلیم وتعلم علم فارسی، خطاطی اور مبادی العربیہ پڑھی اور راولپنڈی کے کسی مدرسہ میں فارسی پڑھنے کے لئے کسی کو اپنا استاد مقرر کرلیا تھا اور اقلیدس حساب اور جغرافیہ بھی پڑھا اور ان کے امتحانوں میں کامیاب ہوئے، پھر ابتدائی مدرسہ کے ناظم مقرر کر لئے گئے۔ مستقل چار سال اسی پر برقرار رہے۔ اسی عرصہ میں صرف و نحو منطق اور علم العقائد کی کچھ کتب پڑھ لیں پھر اس آمدنی سے کنارہ کش ہوگئے، مستقل پڑھنے پڑھانے میں لگے۔ شیخ احمد دین سے بھی کچھ کتاب پڑھی مگر چونکہ ان کے استاد ادھر ادھر بہت منتقل ہوتے رہے اس لئے انہیں چھوڑ کر لاہور منتقل ہوگئے۔ وہاں سے رام پور چلے گئے شیخ حسن شاہ شیخ عزیز اللہ، شیخ ارشاد حسین مفتی سعیداللہ اور شیخ عبدالعلی سے علم حاصل کیا پڑھنا مکمل کر کے وہاں تین برس ٹھہرے رہے پھر رام پور سے لکھنؤ سفر کیا فن طب مشہور حکیم علی حسین سے پڑھا ان کے ساتھ دوسال رہے اس طرح یہ فن میں ماہر ہوگئے۔ پھر رام پور سے بھوپال کا سفر کیا وہاں منشی جمال الدین خان مدارالمہام سے ملاقات کی، مفتی عبدالقیوم بن شیخ عبدالحیٔ بھانوی سے فن فقہ و حدیث پڑھی 1285ھ میں حج کے لئے سفر کر کے حجاز اقدس میں قیام کیا۔ شیخ محمد خزرجی، سید حسین، شیخ رحمت اللہ ہندی جو ''اظہار حق'' والے ہیں ان سے بھی پڑھا۔ شیخ جلیل، شیخ عبدالغنی بن ابی سعید دہلوی مہاجر مدینہ منورہ کے ساتھ رہے۔ ان کے ہاتھ پر طریقہ مجددیہ پر بیعت کی پھر بصرہ لوٹ آئے اس کے بعد ان کے اور علماء شہر کے درمیان مناظرات و مباحثات ہوئے اس کے بعد آپ کو جموں شہر کا خاص حکیم مقرر کردیا گیا اور آپ کی مقبولیت ہوئی پھر امیر شہر جموں سے اختلاف پیدا ہونے کی وجہ سے وظیفہ سے محروم کردیئے گئے۔ اس وقت جموں شہر میں مرزا غلام احمد قادیانی سے ملاقات ہوئی جب مرزا نے ''براہین احمدیہ'' تصنیف کی تو حکیم صاحب نے ایک ''تصدیق براہین احمدیہ'' نام کی لکھی اور اس سے بیعت کی اور اس طرح اس کے مرید ہوگئے۔ حکیم مولوی نورالدین صاحب فی نفسہ بہت بڑے عالم تھے معقول اور منقول تمام علوم کے جامع تھے اور فن طب کے ماہر تھے۔ بعضوں کی رائے یہ ہے کہ مرزا کے بارے میں جو دلیل اور علمی باتیں منقول ہیں ان ہی کی طرف سے ہیں۔

(چودہویں صدی کے علماء برصغیر ص 636,634 اردو ترجمہ نزہۃ الخواطر جلد ہشتم ناشر دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی 2004ء)

جناب حکیم محمد حسین قرشی

جناب حکیم محمد حسین قرشی صاحب اپنی ''بیاض خاص'' میں تحریر کرتے ہیں۔ حکیم (نورالدین) موصوف دور گزشتہ کے ان تین چار طبیبوں میں سے ہیں جن کا اسم گرامی ہندوستان کے طول وعرض میں غیر معمولی شہرت حاصل کئے ہوئے تھا۔ لکھنؤ میں حکیم عبدالعزیز صاحب، دہلی میں حکیم عبدالمجید خاں صاحب اور پنجاب میں حکیم نورالدین صاحب۔ یہی تین ایسے طبیب تھے جو دوسرے سب طبیبوں سے ممتاز اور معالجہ میں شہرہ آفاق تھے۔

(بیاض خاص ص 27)

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب۔ شکاگو امریکہ

جماعت احمدیہ اور نظام شوریٰ

اہمیت وآداب، اغراض ومقاصد اور ذمہ داریاں

جماعت احمدیہ کے نظام میں خلافت کے بعد شوریٰ کے نظام کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے کہ اس نظام کے ذریعہ جماعتیں خلیفہ وقت کو اپنی آراء بھیجتی ہیں۔ جنہیں خلیفہ وقت کی منظوری حاصل ہوجانے کے بعد رائج کیا جاتا ہے۔ شوریٰ کا یہ نظام جماعت احمدیہ نے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ سے لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ حالات کے مطابق مشورہ لیتے تھے اور فیصلہ صادر فرماتے تھے اور اس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔

ترجمہ: اور ہر معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو کوئی فیصلہ کرلے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔

(آل عمران:160)

پس نظام شوریٰ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے رائج ہے۔ آپؐ نے جنگ بدر کے موقع پر صحابہؓ سے مشورہ لیا تھا۔ پھر اسیران بدر کی رہائی کے معاملہ میں بھی آپ ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ لیا۔ پھر جنگ احد اور جنگ احزاب کے موقع پر بھی مشاورت ہوئی تھی۔

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ مختلف افراد سے انفرادی مشورے بھی ہوتے رہے۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ کے اسوہ مبارک کو دیکھا جائے تو آپ کے زمانہ کے حالات کے مطابق آپ نے دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک کی **شوریٰ** بلائی۔ تاریخ نے آنحضرت ﷺ کے بعض ایسے مشورے بھی ریکارڈ کئے ہیں جن میں مشورہ دینے والے دس پندرہ آدمیوں سے زیادہ نہیں تھے اور بعض مواقع پر مشورہ دینے والے اس سے زیادہ تھے۔ پس معلوم ہوا کہ دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک آدمیوں سے مشورہ لینے کی سنت قائم کی ہے‘‘۔

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ کی زندگی میں جو مشورے کے واقعات ہیں ان کی تفصیل میں جانے کا وقت تو نہیں مگر ہر قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ کہیں آپ نے ایک خاتون سے مشورہ کیا کہیں چند صحابہ سے مشورہ کیا۔ کبھی پوری جماعت سے مشورہ کیا۔ صلح حدیبیہ کے وقت پوری جماعت سے مشورہ کیا اور پوری جماعت کے فیصلہ کو رد فرما دیا‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مارچ 1996ء)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ نے مشورہ کیا ہر چھوٹے بڑے سے اور مشورہ میں یہ بات پیش نظر رکھی کہ مشورے کی صلاحیت ہے تو اس سے مشورہ کیا جائے اور چونکہ ہر کام میں ہر شخص کو صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے بعض مواقع پر خاص لوگوں کو بلوایا ان سے مشورہ کیا۔ بعض کاموں پر کسی اور کو بلا لیا لیکن اس قسم کی مجلس شوریٰ جیسا کہ اب رواج ہے قانونی حساب سے اور باقاعدہ ڈیماکریسی کے طریق پر ووٹ کر کے یہ وہاں اس وقت رائج نہیں تھا۔ یہ وقت کے پھیلے ہوئے تقاضوں کے نتیجہ میں بنا ہے۔ مگر بنیادی چیز وہی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرز شوریٰ تھی‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 1997ء)

حضرت رسول کریم ﷺ کا یہ طریق تھا کہ جب بھی کوئی مہم درپیش ہوتی یا کوئی معاملہ زیرغور ہوتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے مشورہ کرتے۔ آپ صحابہ کو جمع کرتے اور پیش آمدہ معاملہ کو بیان کرکے فرماتے ’’اشیروا علی ایھا الناس‘‘ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔

(سیرت ابن ہشام جلد ترجمہ مولانا غلام رسول مہر صفحہ 708)

چنانچہ آپ نے اذان کے بارے میں صحابہ سے مشورہ لیا۔ پھر آپ نے عورتوں سے بھی مشورہ لیا۔ صلح حدیبیہ میں ایسا ہوا۔ حضرت امّ سلمہؓ نے مشورہ دیا۔

31 مارچ 1995ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

’’مشورے کا رواج ...... جس شان اور جس کھلی وضاحت کے ساتھ قرآن میں ملتا ہے یعنی قرآن کے ذریعہ ...... کو عطا ہوا ہے یہ رواج دنیا کی کسی الہامی کتاب میں نہیں ملتا‘‘۔

سنن ترمذی ابواب فضائل الجہاد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا‘‘۔

حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

’’عقلمند آدمی سے مشورہ لو۔ اور مشورہ دینے والے مروجہ علوم، تفقہ فی الدین، تقویٰ اور عبادت گزاری میں معروف ہوں اور جب مشورہ مل جائے اور فیصلہ صادر ہوجائے تو اس کے خلاف نہ کرو ورنہ ندامت اٹھانی پڑے گی۔‘‘

اس کے بعد اگر ہم خلفائے راشدینؓ پر نگاہ کریں تو وہاں پر بھی ہمیں یہی نظام شوریٰ کارفرما نظر آتا ہے۔ حضرت عمرؓ تو اس پر اس قدر کاربند تھے کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔

لَاخِلَافَةَ اِلَّاعَنْ مَشْوَرَةٍ ۔ (کنز العمال)

آپؓ تو مہاجرین وانصار اصحاب کے علاوہ نوجوانوں سے، عورتوں سے اور بعض اوقات غیر مسلموں کو بھی مشاورت میں شامل فرما لیا کرتے تھے۔

چنانچہ اس تمام تر تفصیل سے یہ بات سامنے آگئی ہے کہ شوریٰ کا نظام قرآنی نظام ہے۔ جس پر آنحضرت ﷺ کا نظام اور خلفائے اربعہ اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ جن کی بہت ساری مثالیں تاریخ میں ملتی ہیں جو ہمارے لئے راہنمائی اور مشعل راہ ہیں۔

پہلی مشاورت

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں 1891ء میں پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر جب 75 احباب شامل ہوئے تھے آپ نے اسی جلسہ سے مشاورت کا بھی کام لیا۔ چنانچہ آپ نے رسالہ ...... میں یہ تجویز لکھی ہوئی ہے جو حاضرین کے سامنے پیش ہوئی۔

اسی طرح 1892ء کے جلسہ میں آپ نے یورپ اور امریکہ میں دعوت الی اللہ کے لئے حاضرین سے مشورہ طلب فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بہت ساری ایسی مثالیں موجود ہیں کہ آپ نے جماعت کے اراکین اور صائب الرائے احباب سے مشورہ لیا۔ پھر جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام رائج ہوا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک جماعت میں یہ نظام رائج اور جاری وساری ہے۔

1908ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 26 دسمبر 1908ء کو رات ایک کانفرنس بلائی گئی تھی اس کا ایجنڈا یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود کے جاری فرمودہ مدرسہ دینیہ کو آئندہ جاری رکھا جائے یا بند کردیا جائے۔

مختلف مواقع پر ہمیں اس کی اور بھی مثالیں ملتی ہیں، اس کے بعد جب ہم خلافت ثانیہ کے دور پر بھی نظر ڈالتے ہیں تو 1922ء میں آپ نے باقاعدہ مجلس مشاورت کا نظام قائم فرما دیا۔

مجلس مشاورت کے اس باقاعدہ نظام کے اجراء کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’مجلس شوریٰ کا جو نظام جماعت میں اس طریق پر رائج ہے جو آج کل ہم دیکھ رہے ہیں اس کا آغاز دراصل حضرت مصلح موعود نے 1922ء میں کیا۔ 1922ء میں پہلی بار باقاعدہ ایک انسٹیٹیوشن کے طور پر مجلس شوریٰ وجود میں آئی اور بعد کے حالات نے ثابت کردیا کہ بحیثیت انسٹیٹیوشن اس کا وجود میں آنا نہایت ضروری تھا کیونکہ مالی حالات ایسی نوعیت اختیار کر رہے تھے کہ جس کے نتیجہ میں محض اتفاقاً کبھی کسی سے مشورہ کرلینا کافی نہیں تھا بلکہ ساری جماعت کو جو چندہ دہندہ ہے اس کو اعتماد میں لینا اور ان امور پر فیصلوں میں ان کا مشورہ طلب کرنا ضروری تھا اور یہی مجلس شوریٰ ہے جو اب برکت پاکر پھولتی پھیلتی رہی اور اب خدا کے فضل سے بہت سے دنیا کے ممالک میں بعینہٖ اسی مجلس شوریٰ کے نمونے قائم ہوچکے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مارچ 1995ء)

اس نظام کے تحت پہلی باقاعدہ مشاورت اپریل کے مہینہ میں 16-15 تاریخ کو منعقد ہوئی۔

مجلس مشاورت پارلیمنٹ نہیں

حضرت مصلح موعود نے ایک موقعہ پر اس بات کی وضاحت فرمائی کہ:

’’یہ پارلیمنٹ نہیں ہے کہ اس میں ایک فریق دوسرے کے خلاف ابھارنا ہے بلکہ یہ مجلس مشاورت ہے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ہو تو اس کے متعلق سوال کیا جاسکتا ہے‘‘۔ آپ نے بلند آواز اور ایسے لہجہ والے احباب کو نصیحت فرمائی کہ اگر کسی کو بلند آواز سے ایسے لہجے میں بولنے کی عادت ہو تو اپنے لہجہ اور آواز پر قابو رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

آپ نے فرمایا:

’’دنیاوی مجالس مشاورت میں تو یہ ہوتا ہے کہ ان میں شامل ہونے والا ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ چاہے میری بات رد کردو مگر سن لو لیکن خلافت میں کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں۔ یہ خلیفہ کا ہی حق ہے کہ جو بات مشورہ کے قابل سمجھے اس کے متعلق مشورہ لے اور شوریٰ کو چاہیئے کہ اس کے متعلق رائے دے۔ شوریٰ اس کے سوا اپنی ذات میں اور کوئی حق نہیں رکھتی کہ خلیفہ جس امر میں اس سے مشورہ لے اس میں وہ مشورہ دے۔‘‘

مجلس مشاورت کی اہمیت وعظمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

بات یہی ہے کہ خلافت کبھی مفید نہیں ہوسکتی جب تک اس کے ساتھ مشورہ نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے نزدیک تو مجلس شوریٰ کو پہلے ہی اہمیت حاصل تھی مگر جماعت کی اس طرف توجہ کم تھی اب جماعت بھی اس کی اہمیت محسوس کررہی ہے......

ہماری جماعت کو سمجھنا چاہیئے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی عزت ان بنچوں اور کرسیوں کی وجہ سے نہیں ہے جو یہاں بچھی ہیں۔ بلکہ عزت اس مقام کی وجہ سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسے حاصل ہے۔ ...... آج بیشک ہماری یہ مجلس شوریٰ دنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی مگر وقت آئے گا اور ضرور آئے گا جب دنیا کی بڑی سے بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بہت بڑی عزت ہے اور اتنی بڑی عزت ہے کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی تو وہ بھی اس پر فخر کرتا اور وہ وقت آئے گا جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے۔ پس ضرورت ہے کہ جماعت اس کی اہمیت کو اور زیادہ محسوس کرے۔

پھر فرمایا: ’’تم جو چاہو کرلو لیکن یاد رکھو وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے لیکن ان لوگوں کی

اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے۔ اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی کہ ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو۔ لیکن کہنے والا انہیں کہے گا کہ جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ نہیں کی تھی اس لئے تمہیں بھی اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جاسکتا۔

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا۔

جب شوریٰ نہیں تھی تب بھی کام چلتا تھا اور اب شوریٰ بلائی جاتی ہے تب بھی کام چل رہا ہے۔ پس تم حصہ لو یا نہ لو سلسلہ کا کام چلتا رہے گا۔ ہاں اگر تم اس وقت جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتے اور انہیں اپنے لئے موجب عزت خیال نہیں کرتے تو تمہاری اولادیں آئندہ انعامات سے محروم ہو جائیں گی۔ لوگ اپنی زندگیوں میں اپنی اولادوں کے لئے ہزاروں ہزار کی جائیدادیں بنا جاتے ہیں تا ان کے کام آئیں تم بھی اگر سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے رہو گے تو تمہارا ایسا کرنا تمہاری اولاد کے لئے ایک بڑی بھاری جائیداد ثابت ہوگا۔

چند قواعد شوریٰ

1:۔ جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام اس بات سے بھی منزہ ہے کہ اس میں ذیلی تنظیموں کا کوئی نمائندہ اپنی تنظیم کے مفادات پر زور دے، بلکہ اس مشاورتی ادارہ کی یہ خصوصیت ہے اس میں سچائی اور عقل سلیم پر مبنی عالمگیر مصالح ہی کو زیر غور لایا جاسکتا ہے۔

2:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1976ء کی مجلس مشاورت میں نمائندگان شوریٰ کی تعداد کے بارے میں سیکرٹری صاحب مجلس مشاورت کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ یہ نوٹ کریں کہ آئندہ مجلس شوریٰ میں ایک چوتھائی نمائندگی 30 سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہئے۔

3:۔ نظام شوریٰ نظام خلافت سے وابستہ ہے۔ خلیفہ وقت جب چاہیں صائب الرائے احباب کو مشورہ کے لئے طلب کر سکتے ہیں۔

4:۔ نمائندہ مخلص اور صائب الرائے اور متقی ہو۔

5:۔ جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

6:۔ شعارِ دین کا پابند ہو یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

7:۔ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

8:۔ انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت یہ بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو مقرر کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط نمائندہ منتخب کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک مشاورت کے موقع پر فرمایا:

''ایک خوشخبری میں آپ کو یہ سناتا ہوں کہ مجلس مشاورت کی وجہ سے ہمارے تین دوستوں نے داڑھی رکھ لی ہے۔ وہ بغیر داڑھی کے نمائندہ بن کر یہاں آگئے تھے جب دفتر والوں نے انہیں کہا کہ ہم آپ کو ٹکٹ نہیں دے سکتے کیوں کہ آپ بغیر داڑھی کے ہیں تو انہوں نے اسی وقت لکھ کر دے دیا کہ ہم وعدہ کرتے ہی کہ ہم داڑھی رکھیں گے اور اسی وقت سے ہم نے داڑھی رکھ لی ہے گویا مجلس مشاورت کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا۔''

9:۔ حضرت مصلح موعود نے مزید فرمایا:

''ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہئے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں...... جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے...... یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑ بولا تھا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر...... بھیج دیا...... میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اتنے حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ بھی مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں تا کہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں''۔

فرمایا: ''اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو جو بڑ بولا نہ ہو جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور بایں ہمہ بات کو سمجھے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم وفنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں جن کے اندر تقویٰ وطہارت ہو جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں جھوٹ بولنے والے ہوں معاملات کے اچھے نہ ہوں بلاوجہ ناجائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے......

اس قسم کے آدمیوں کا جمع ہونا ان کا مشوروں میں شامل ہونا اور آئندہ کے متعلق ان کا تدبیر سوچنا مفید نہیں ہوسکتا۔''

10:۔ مجلس شوریٰ میں خواتین کا حق نمائندگی ہونا چاہئے یا نہیں اور اس کا کیا طریق ہوگا۔ پہلے تو صرف ان کی طرف سے نمائندہ ہی بولتا تھا۔ مگر بعد میں خواتین نے بھی بولنے میں اور اپنی تجاویز پیش کرنے میں حصہ لیا۔ اس کے بعد مجلس مشاورت 1983ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے انٹرنیشنل مجلس مشاورت کے موقع پر یہ اصولی بات اور ہدایت فرمائی کہ:۔

''پس یہ ساری بحثیں کہ عورت کا حق ہے یا نہیں یہ ساری باتیں لغو ہیں نہ مرد کا حق ہے نہ عورت کا حق۔ بلکہ خلیفہ وقت کا فرض ہے کہ وہ مشورہ طلب کرے۔ کن حالات میں اور کس طرح طلب کرے۔ سنت نبوی سے یہ ثابت ہے کہ مختلف حالات میں مختلف طریق پر مشورے طلب کئے جاتے رہے ......ان مشوروں میں مرد کو عورت کی آواز سننی چاہئے یا نہیں تو وہ تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مجالس میں عورتیں حاضر ہوئیں انہوں نے اپنے مسائل بلکہ نجی مسائل پیش کئے اور ان کا راوی مرد موجود ہیں...... وہ اس مجلس میں خود موجود ہوتے تھے۔ عورتیں حاضر ہو کر اپنا مافی الضمیر بیان کیا کرتیں پھر حضرت عائشہؓ کا عام پبلک سے جو خطاب ہے وہ بھی تاریخ کا ایک حصہ ہے...... عورت سے مشورہ لینے کے لئے مجلس میں کیا طریق اختیار کیا جائے، میرے نزدیک اس کے لئے کسی تعداد کی تعین کی ضرورت نہیں بلکہ خلیفہ وقت حسب حالات جتنی مستورات کو جس شکل میں نمائندہ کے طور پر بلانا چاہے وہ بلاتا رہے گا اور اس کے لئے کسی قاعدہ کی ضرورت نہیں''۔

11:۔ **شوریٰ میں حاضری کا معیار:**

حضرت مصلح موعود مجلس شوریٰ کے ممبران سے یہ توقع رکھتے تھے کہ شوریٰ میں ان کی حاضری کا معیار دنیا کے کسی بھی ہم شکل ادارہ سے بلند ہونا چاہئے۔ مجلس مشاورت کے کورم کے لئے بھی توقع کی جاتی ہے کہ سو فیصد ممبران حاضر ہوں اور مسلسل حاضر رہ کر شوریٰ کی کارروائی میں حصہ لیں اور وقت کی پابندی کا یہ حال ہو کہ خلیفہ وقت یا ان کی نمائندگی کرنے والے بزرگ کی تشریف آوری سے قبل تمام نمائندگان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔

1958ء کی ایک شوریٰ کے موقع پر آپ نے فرمایا: ''میرے نزدیک جو ممبران شوریٰ اس وقت اجلاس میں حاضر نہیں ان کا پتہ لگایا جائے کہ وہ کون کون ہیں اور انہیں آئندہ کے لئے شوریٰ کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔ وہ گھر سے شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں لیکن اجلاس میں وہ حاضر نہیں ہوئے۔''

آداب، قواعد و روایات

1:۔ جن لوگوں سے خلیفہ مشورہ طلب کرے ان کا فرض ہے کہ دیانت سے صحیح مشورہ دیں۔ اور جب مشورہ طلب کیا جائے تو خواہ کسی کے بھی خلاف ان کی رائے ہو بیان کر دیں۔

2:۔ شوریٰ کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ نمائندگان بلاوجہ تکرار سے شوریٰ کا وقت ضائع نہ کریں۔ دوسرے غور اور توجہ سے کارروائی سنیں اور آپس میں باتیں نہ کریں۔ رائے دیتے وقت کسی دوسرے پر حملہ نہ کریں تا کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو کسی بات پر ضد نہ کی جائے۔

3:۔ مشاورت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور اگر ضرورت کے لئے ان کو باہر جانا پڑے تو فوراً واپس آجائیں۔

4:۔ کوئی ایسی بات نہ کریں جو ایک بھائی کے لئے دل آزاری کا موجب بنتی ہو۔

5:۔ جہاں پر صدارت کرنے والا آپ کو کہتا ہے کہ خاموش! وہیں خاموش ہونا پڑے گا اسی میں برکت ہے اسی سے ایک باوقار نظام ابھرتا ہے۔

6:۔ ایک دوسرے کے خلاف بات نہیں کرنی ایک دوسرے کے حوالے سے بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

7:۔ جو دلیل آتی ہے وہ دلیل بیان کریں۔ لیکن اپنے وقت پر بولیں اپنے وقت پر ختم کریں۔

8:۔ جہاں کہیں شبہ ہو وہاں پوچھ لیا کریں کہ کیا طریق کار ہے۔

9:۔ بغیر اجازت لئے باہر نہیں جانا (صبر اور تحمل سے اجازت ملنے کا انتظار کرنا چاہئے)

10:۔ اختلافی نوٹ درج نہ کرایا ہو تو سب کمیٹی کا ممبر سب کمیٹی کی رائے کے خلاف نہیں بول سکتا۔

11:۔ تجویز برائے اظہار خیال کے لئے نام

طلب کئے جانے پر نام لکھوائے جائیں۔

12:۔ دوسروں سے اپنا نام پیش کرانا (سب کمیٹی کے لئے) معیوب ہے البتہ کوئی اپنا نام یا کسی دوسرے کا نام پیش کرے تو معیوب نہیں۔

13:۔ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا: محبت پیار اور ہمدردی کی فضا میں مشورہ ہونا چاہئے۔

14:۔اگر شوریٰ کی صدارت خلیفہ وقت کر رہے ہوں اور نمائندگان شوریٰ میں سے کسی کو بامر مجبوری واپس جانا پڑے تو خلیفہ وقت کی خدمت میں درخواست پیش کر کے واپس جانے کی اجازت حاصل کرنی چاہئے۔اپنے ملک کے امیر سے اجازت لے کر جانا ٹھیک نہیں ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''آئندہ تمام نمائندے اس قاعدہ کو یاد رکھیں کہ شوریٰ کے دوران کسی ملک کا امیر کسی کو اجازت نہیں دے سکتا صرف شوری کا صدر اجازت دینے کا مجاز ہے''۔

15:۔حضرت مصلح موعود نے مجلس مشاورت کے دوران خاص طور پر کثرت سے استغفار پڑھنے اور نہایت وقار اور خشیت اللہ سے اظہار خیال کرنے کو شوریٰ کے آداب کا نہایت ضروری حصہ قرار دیا ہے۔حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ''ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے عورتوں میں وعظ کا سلسلہ شروع کیا مگر ان کی مجلس میں شور ہوا تو آپ نے فرمایا۔اب ہم وعظ نہیں کریں گے کیوں کہ عورتوں نے ادب ملحوظ نہیں رکھا پس خلافت کے آداب اور مجلس کے آداب مدنظر رکھنے چاہئیں''۔

16:۔مشورہ دیتے وقت گفتگو کا رخ خلیفۃ المسیح کی طرف ہونا چاہئے اور بات مختصر کرنی چاہئے۔

17:۔جب مجلس شوریٰ میں جایا کریں تو اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں اور سب سے بڑی کمزوری انانیت کی کمزوری ہے آپ کو بار بار نفس دھوکہ دے گا آپ کو شوخی سکھائے گا۔پس مجلس شوریٰ میں ان وساوس سے استغفار کے ذریعہ اپنی حفاظت کریں۔

18:۔ ہر مشورہ دینے والا استغفار کے ساتھ حاضر ہو۔

19:۔ ہر مشورہ دینے والا اپنی نیکیوں کو چمکائے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو اور زینت لے کر خدا کے حضور حاضر ہو۔

20:۔ممبران مجلس شوریٰ بھیڑ چال چلنے والے نہ ہوں بلکہ غور و فکر سے کام لینے والے ہوں محض جذبات کی رو میں بہہ کر مشورہ دینے کی بجائے بڑے غور اور سوچ سمجھ کر رائے دینی چاہئے۔

21:۔نمائندے اپنے مقام کو سمجھیں اور سوچ سمجھ کر بات کیا کریں کیوں کہ جو باتیں یا فیصلے وہ آج کریں گے وہ بعد میں آنے والوں کے لئے نظیر بنیں گے اور دنیا ہر قسم کے مسائل کے استنباط کے لئے مجلس مشاورتوں کی رپورٹوں کی طرف رجوع کیا کرے گی۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''پس میں پھر یہ نصیحت کرتا ہوں کہ دوست باتوں میں اور مشوروں میں سنجیدگی کو مدنظر رکھیں اور ان کے اندر یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم نے دنیا میں ایک نیا انقلاب پیدا کرنا ہے اور ہماری باتوں پر آئندہ نسلیں دینی مسائل کی بنیاد رکھیں گی...... بحث اور مناظرے کا رنگ نہیں ہونا چاہئے۔''

22:۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

''سب سے زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ رائے دینے کے لئے جب آپ کھڑے ہوں تو اس وقت بھی آپ دعا کریں...... کہ اللہ تعالیٰ صحیح بات کے اظہار کے لئے صحیح رنگ میں توفیق عطا کرے اور اگر وہ بات خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی صحیح ہے تو ہماری زبان میں بھی اثر پیدا کرے۔''

23:۔ وضاحت طلب کرنا منع ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک نمائندہ کو شوریٰ کے موقع پر وضاحت طلب کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا۔

''آپ یہاں مشورہ دینے کے لئے آئے ہیں وضاحت طلب کرنے کے لئے نہیں آئے اور نہ ہی یہ اس کا موقع ہے اگر آپ کو وضاحت کی ضرورت ہے تو دفتر میں آئیں دفتر والے اس کی وضاحت کر دیں گے''۔

پھر فرمایا: ''میں نے مشورہ کے لئے آپ کو یہاں بلایا ہے۔آپ مجھے مشورہ دیں اور کسی بات پر یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ فلاں نے یہ کہا ہے اور یہ غلط ہے وغیرہ۔آپ اپنی بات بتائیں۔

24:۔مجلس شوریٰ میں سنی سنائی بات پیش کر کے اسے دلیل نہ بنایا جائے۔

25:۔ مبالغہ آرائی سے کام نہ لیا جائے ۔ جو اصل شبہ ہو اسے صحیح رنگ میں جماعت کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔

26:۔انفرادی رائے پر اصرار نہ کیا جائے بلکہ اصولی رنگ میں مشورہ پیش کر دیا جانا چاہئے۔

27:۔شوریٰ کے فورم میں ذیلی تنظیموں کے مسائل نہ اٹھانے کی تلقین۔

مجلس مشاورت کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے نمائندے شوریٰ کے فورم پر کوئی ایسا سوال نہ اٹھائیں جو ان کی ذیلی تنظیموں سے تعلق رکھتا ہو۔ مجلس مشاورت میں ان کی نمائندگی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی اپنی تنظیم کی باتیں کر کے polarisation کی فضا پیدا کر دیں بلکہ ان کو وسیع تر مفاد میں صرف جماعتی نقطہ نظر پیش کرنا چاہئے۔ اسی طرح نمائندگان شوری بھی خواہ ان کا ذیلی تنظیموں کے ساتھ تعلق ہو یا نہ ہو اس قسم کی بحث کے لئے کوئی نقطہ نہیں اٹھا سکتے۔

28:۔ دوستوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ جب کوئی تجویز پیش ہو تو جو اس کے متعلق کچھ کہنا چاہیں وہ اسی وقت کھڑے ہو جائیں بعد میں کھڑے ہونے والوں کو موقع نہیں دیا جائے گا۔

29:۔مجلس مشاورت کی روایات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ شوریٰ کے موقع پر خوشی کی ایک اور تقریب بھی پیدا کی جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ نمائندگان شوریٰ کے اعزاز میں مشاورت کے دوسرے دن رات کے کھانے کی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

30:۔ایک دفعہ جو تجویز خلیفۃ المسیح کی طرف سے رد کر دی جائے وہ آئندہ 3 سال تک مجلس شوریٰ میں پھر پیش نہیں ہو سکتی۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1983ء)

31:۔سب کمیٹی کے اجلاس سے غیر حاضری: ایسا شخص جو سب کمیٹی کا ممبر بنایا جائے اور وہ بغیر اجازت کے غیر حاضر ہو جائے اس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ

''ایسے شخص کو تین سال تک مجلس شوریٰ کا ممبر نہ بننے دیا جائے۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1941ء)

32:۔شوریٰ کی سب کمیٹیوں کو اختیار ہے کہ چاہے تو وہ ایجنڈا کی اصل تجویز کو قائم رکھیں یا اس کے فریم ورک میں رہ کر نئی سفارش تیار کریں یا ایجنڈے کی تجویز کو تبدیل کر کے کوئی نئی تجویز پیش کریں۔

33:۔ حضرت مصلح موعود نے مجلس شوریٰ 1925ء میں فرمایا تھا کہ مجلس مشاورت کے فورم پر انتظامی امور سے متعلق سوالات نہ اٹھائے جائیں اور نہ ہی سلسلہ کے کاموں میں دخل دینے کے حق کو بے موقع اور بے محل استعمال کیا جائے۔فرمایا:

''ہمیں اس نام کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مجلس مشاورت ہے اس لحاظ سے اس میں وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے تعلق رکھتے ہوں۔''

پھر فرمایا: ''دیکھو اگر کسی کی شکایت خلیفہ کے سامنے بھی نہ سنی جائے ۔ اگر خدانخواستہ خلیفہ بھی ہمدردی کر کے کام کرنے والوں کی حمایت کرے۔تو بھی میں یہی کہوں گا کہ صبر کرو۔نہ کہ کوئی فتنہ انگیزی کی حرکت کرو۔ اگر خلیفہ واقعہ میں ظالم اور ظلم کی حمایت کرنے والا ہوگا تو خدا تعالیٰ تمہارے رستہ سے اسے ہٹا دے گا۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ خلیفہ مقرر کرتا ہے تو وہ خلیفہ کو ہٹا بھی سکتا ہے۔اسی طرح اگر کوئی کارکن ظالم ہے تو اسے بھی خدا تعالیٰ ہٹا دے گا۔تم خود نیک بنو اور دعاؤں کے ذریعہ نہ کہ فتنہ انگیزی کے ذریعہ جو غلطی اور نقص معلوم ہو اس کی اصلاح چاہو۔ اگر اس بارہ میں تمہاری غلطی ہوگی تو خدا تعالیٰ تمہارے دلوں کو صاف کر دے گا اور تمہیں تباہی سے بچا لے گا اور اگر تمہاری غلطی نہ ہوگی تو خدا ظالموں کی یا تو اصلاح کر دے گا یا انہیں ان کی جگہ سے ہٹا دے گا۔

(دینی) اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے۔کسی انجمن کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے۔یہی وہ بات ہے جس پر جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

34:۔حضرت مصلح موعود نے ایک ہدایت یہ بھی فرمائی تھی کہ سوال کرنے والے بحث کا طریق اختیار نہ کریں۔ یہ جائز نہیں۔

35:۔ اصول شریعت کے مطابق کسی امر کے فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے۔دوسروں کا کام مشورہ دینا ہے ۔ پس مجلس مشاورت کوئی فیصلہ نہیں کرتی بلکہ مشورہ دیتی ہے فیصلہ خلیفہ کرتا ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1928ء)

چنانچہ مجلس شوریٰ کی اکثریت کسی معاملے میں جس رائے پر متفق ہوتی ہے اس رائے کی حیثیت محض مشورہ کی ہوتی ہے جسے خلیفہ وقت چاہے تو قبول کر لے اور چاہے تو وہ اس کے خلاف فیصلہ دے سکتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

واذاعزمت فتوکل علی اللّٰہ ۔کہ تو مومنوں سے مشورہ لینے کے بعد کسی فیصلہ پر قائم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس فیصلہ کا نفاذ کر۔

شوریٰ میں برکات اور کامیابی کا طریق:

حضرت مصلح موعود نے اپنے پیغام 20 مارچ 1961ء میں نمائندگان شوریٰ سے فرمایا:

''دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کی مشورے وہی بابرکت ہوتے ہیں جو صحت نیت اور اخلاص کے ساتھ جماعتی مفاد کی غرض سے دیئے جائیں اور جن میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی بہبودی کو مدنظر رکھا گیا ہو۔اگر آپ لوگ اپنے مشوروں میں اس روح کو قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں ہمیشہ برکت رکھے گا اور آپ کے مشوروں کے اچھے نتائج پیدا کرے گا لیکن اگر آپ لوگوں نے بھی کسی وقت یہ دیکھنا شروع کر دیا کہ زید یا بکر کی کیا رائے ہے اور یہ نہ دیکھا کہ سلسلہ کا مفاد کس امر میں ہے تو آپ کے کاموں میں برکت نہیں رہے گی اور آپ کے مشورے محض رسمی بن کر رہ جائیں گے اور خدائی نصرت کو کھو بیٹھیں گے۔''

یہ مضمون نامکمل رہے گا اگر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ ہدایات اور نصائح جو آپ شوریٰ کے ممبران کو دینا چاہتے ہیں اور جو آپ شوریٰ کے تمام دنیا کے ممبران سے اور جماعتوں سے توقع رکھتے ہیں، کا ذکر نہ کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شوریٰ پاکستان 2016ء کے موقع پر یہ ہدایت و نصائح دیں جو ساری دنیا کے ممالک میں شوریٰ کے نمائندگان کے لئے مشعل راہ ہیں اور یہ روزنامہ الفضل ربوہ 4۔اپریل 2016ء صفحہ 2 پر شائع شدہ ہیں۔

(نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں کتاب ''جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام'' سے استفادہ کیا گیا ہے۔)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123600 میں فارسہ ظفر

بنت معمر اللہ عبدالحی قوم جھمٹ پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/26 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔فارسہ ظفر گواہ شد نمبر1۔محمود احمد ولد شیر محمد گواہ شد نمبر2۔جواد احمد ولد عبدالرشید

مسل نمبر123601 میں عبدالمتعال

ولد محمد عبدالباقی قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/42-B دارالعلوم وسطی لطیف ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8ہزار 520 روپے ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالمتعال گواہ شد نمبر1۔احمد حسن ولد مبارک احمد گواہ شد نمبر2۔محمد رمیض قمر ولد راجہ قمر الزمان

مسل نمبر123602 میں سلمانہ سوسن

بنت محمد ذکریا قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/25 دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) Ear Ring Of Gold 4 گرام 12 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔سلمانہ سوسن گواہ شد نمبر1۔ملک فیضان احمد ولد محمد ذکریا گواہ شد نمبر2۔اللہ دتہ طاہر ولد سلطان احمد

مسل نمبر123603 میں رضیہ مبشر

زوجہ رانا مبشر احمد مبشر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدیق آباد ضلع و ملک Rahimyar Khan Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Gold Chain 1 تولہ 50ہزار روپے (2) نقدی 30ہزار روپے (3) حق مہر 500 روپے اس وقت مجھے مبلغ 2ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔رضیہ مبشر گواہ شد نمبر1۔ رانا مبشر احمد مبشر ولد چوہدری مہر خان گواہ شد نمبر2۔رانا مبارک احمد ولد چوہدری غلام احمد

مسل نمبر123604 میں ابرار احمد

ولد شوکت علی قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی بابا جھنڈے پوسٹ آفس ترندہ سوائے خاں ضلع و ملک Rahimyar Khan Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ابرار احمد گواہ شد نمبر1۔شوکت علی ولد محمد عالم گواہ شد نمبر2۔دانیال احمد سرور ولد مالو رام

مسل نمبر123605 میں صوبیدار میجر منور حسین

ولد غلام حسین مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمتیں عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Gujranwala Cantt ضلع و ملک Gujranwala,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہکی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 19 کنال 26 لاکھ روپے (2) مکان 6 مرلہ 3 لاکھ روپے (3) پلاٹ 10 مرلہ 2 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 50ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔صوبیدار میجر منور حسین گواہ شد نمبر1۔محمد لطیف ولد غلام رسول گواہ شد نمبر2۔حافظ شاہد احمد بھٹی ولد منور حسین

مسل نمبر123606 میں رفعت مسرت

زوجہ صوبیدار میجر منور حسین قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Gujranwala Cantt ضلع و ملک Gujranwala,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 23 گرام 75ہزار 851 روپے اس وقت مجھے مبلغ 2ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔رفعت مسرت گواہ شد نمبر1۔محمد لطیف ولد غلام رسول گواہ شد نمبر2۔صوبیدار میجر منور حسین ولد غلام حسین مرحوم

مسل نمبر123607 میں نازیہ عمران

زوجہ عمران خان قوم گورایہ پیشہ خانہ داری عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/41 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 25000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔نازیہ عمران گواہ شد نمبر1۔محمد صفدر ولد علیم الدین گواہ شد نمبر2۔محمد رحیم الافضل ولد محمد شریف

مسل نمبر123608 میں نسیم احمد شریفی

بنت سید سلیم احمد شریفی قوم سید پیشہ کاروبار عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sahiwal ضلع و ملک Sahiwal,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 30ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نسیم احمد شریفی گواہ شد نمبر1۔سید داؤد احمد شریفی ولد سید انور احمد شریفی مرحوم گواہ شد نمبر2۔سید سلیم احمد شریفی ولد سید عبدالغنی شریفی مرحوم

مسل نمبر123609 میں راشدہ افضل

زوجہ ظہیر الدین بابر قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Shah Taj Sugar Milz ضلع و ملک Mandi Bahauddin, Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 8 تولہ 3 لاکھ 28ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔راشدہ افضل گواہ شد نمبر1۔ظہیر الدین بابر ولد محمد صفدر گواہ شد نمبر2 شاہد احمد طور ولد مبارک احمد طور

مسل نمبر123610 میں Nusrat Jhan Shimu

بنت Late Mobarak Hossain Larke قوم...... پیشہ استاد عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dhaka ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Two Dimond Ring-18ہزار Taka (2) زیور 78.31 گرام 5 لاکھ 18ہزار 986 Taka اس وقت مجھے مبلغ 50ہزار Taka ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔Nusrat Jahan Shimu گواہ شد نمبر1۔ Sharif Ahmad S/o Mofiz Uddin گواہ شد نمبر2۔ Saber Ahmad S/o Mihan Uud Shajahan

مسل نمبر123611 میں Mos:Rozina Yeasmin

زوجہ Monir Ahmed Badal قوم.... پیشہ خانہ داری عمر37 سال بیعت 1996ء ساکن Dhaka ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 2 لاکھ 25ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 25ہزار Taka ماہوار بصورت کرایہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ Mos:Rozina Yeasmin گواہ شد نمبر1۔ Monir Ahmed S/o Late Maznu Miah گواہ شد نمبر 2۔ Md.Abdul Hossain S/o Khorshed Ali

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ سلمہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم فخرالحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتی ہیں۔ میرے بھائی مکرم قمر سراء صاحب جرمنی اور مکرمہ وجیہہ نازش صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10 جولائی 2016ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام جاذبہ قمر عطا فرمایا ہے اور تحریک وقف نو میں بھی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری نثار احمد سراء صاحب سابق انچارج بیوت الحمد کالونی ربوہ حال جرمنی کی پہلی پوتی، مکرم رانا مبارک احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی نواسی، مکرم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح اول اور مکرم چوہدری محمد دین صاحب سابق مینیجر احمد آباد سٹیٹ کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین، نیک قسمت والی، باعمر اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم سید حنیف احمد قمر صاحب مربی سلسلہ وکالت التبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری بیٹی مکرمہ مریم احمد صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ کوٹونو بینن کو مورخہ 20 جون 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام ملیحہ کاشف عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک منظور احمد صاحب آف شیخ واہ دنیا پور ضلع لودھراں کی پوتی اور مکرم مسعود احمد شاہد صاحب استاد مدرسۃ الظفر ربوہ کی بھتیجی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، باعمر، قرۃ العین اور دینی و دنیاوی حسنات سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ ناصرہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ طارق احمد صاحب وائس پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے ماموں مکرم ڈاکٹر ارشد محمود صاحب ڈینٹل سرجن ملتان مورخہ 18 اپریل 2016ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 74 سال وفات پا گئے۔ آپ کو 7 اپریل کو ایک انجکشن کے ری ایکشن کی وجہ سے ہسپتال داخل کروایا گیا۔ آپ بیہوشی کی حالت میں وینٹی لیٹر پر رہے۔ علاج کے دوران آپ کے دونوں بیٹے ڈاکٹر خالد محمود اور ڈاکٹر ناصر محمود آف امریکہ جو کہ دونوں Infection Diseases کے سپیشلسٹ ہیں ہمہ وقت آپ کے پاس موجود رہے اور ڈاکٹرز کی معاونت کرتے رہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 19 اپریل 2016ء کو بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ نے بیت مبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ جب کہ مورخہ 15 جون 2016ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دس سال بطور صدر حلقہ بیت السلام اور ایک لمبا عرصہ بطور سیکرٹری تحریک جدید ضلع ملتان خدمت کی توفیق دی۔ آپ انتہائی ملنسار، مہمان نواز اور خدمت خلق کا اعلیٰ وصف رکھنے والے انسان تھے۔ اپنے چھوٹے بھائی کی وفات کے بعد ان کی فیملی کی اعلیٰ رنگ میں سرپرستی اور کفالت کی۔

ان تمام احباب کا بھی شکریہ جو اس وقت مشکل وقت میں ہمہ وقت دلجوئی کرتے رہے اور بالخصوص ان خدام کا جنہوں نے اپنے خون کے عطیات سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ارشد علی صاحب ترکہ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ)

مکرم ارشد علی صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 27 بلاک نمبر 19 محلہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ فرح ناز صاحبہ اور مکرمہ مصباح نور صاحبہ میرے حق میں دستبردار ہوگئی ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ارشد علی صاحب (خاوند)
2۔ مکرمہ فرح ناز صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ مصباح نور صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن
4۔ وڈ ورک

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن
3۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
4۔ پلمبنگ

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ تمام ٹریڈز کی کلاسز کا آغاز 9 جولائی سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو باہنر بنانے اور بہتر مستقبل کے لئے ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کی سہولت کیلئے داخلہ فارم قائدین اضلاع کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

فاران ریسٹورنٹ کیلئے ضرورت ویٹرز

تازہ اور مزیدار کھانوں کا مرکز کھلے اور ہوادار گراسی پلاٹس میں فیملیز کیلئے الگ انتظام موجود ہے۔ نیز فاران ریسٹورنٹ کیلئے ویٹرز کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ
دارالرحمت غربی ربوہ 047-6213653
0334-6215901,0331-7729338

داخلہ نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ

نصرت جہاں کالج بوائز دارالنصر غربی ربوہ میں ایف ایس سی فرسٹ ایئر کلاس میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ ادارہ کا الحاق آغا خان بورڈ کے ساتھ ہے۔

ادارہ ہذا میں درج ذیل گروپس میں داخلہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

گروپ نمبر 1۔ پری انجینئرنگ مضامین
گروپ نمبر 2۔ پری میڈیکل مضامین
گروپ نمبر 3۔ I.C.S مضامین
گروپ نمبر 4۔ Maht, Stat, Economics
گروپ نمبر 5۔ آئی کام مضامین
گروپ نمبر 6۔ Stat, Economics, Geography

داخلہ فارم ادارہ کے دفتر سے 16 جولائی 2016ء سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جو درج ذیل دستاویزات کے ساتھ جمع کروائیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 اگست 2016ء ہے۔ انٹرویو برائے داخلہ گروپ کی صورت میں مورخہ 8-9 اور 10 اگست کو سہ پہر 2 بجے کالج میں ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ضروری ہیں۔

(i) چار عدد حالیہ رنگین تصاویر $1\frac{1}{2}$"x2" کالر والی سفید قمیص میں اور ہلکے نیلے Background پر بغیر ٹوپی ہونا ضروری ہے۔
(ii) رزلٹ کارڈ کی کاپی
(iii) کریکٹر سرٹیفیکیٹ اصل جس ادارہ سے میٹرک کیا ہے۔
(iv) 'ب' فارم کی کاپی یا اپنا قومی شناختی کارڈ ہو تو اس کی کاپی۔
(v) آغا خان بورڈ کے علاوہ دیگر تعلیمی بورڈز سے میٹرک کرنے والے طلباء Board Migration Certificate اصل۔
(vi) او لیول کرنے والے طلباء Equivalence Certificate اصل۔

نوٹ: مذکورہ بالا دستاویزات مکمل کرنا ضروری ہیں۔ بصورت دیگر فارم جمع نہ ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے کالج ہذا کے دفتر سے رابطہ کریں یا پھر 6215834 پر فون کرکے پوچھ لیں۔

داخل ہونے والے طلباء کی فہرست مورخہ 11 اگست کو کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوگی۔ کالج کی فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 اگست ہے۔

کلاسز مورخہ 15 اگست صبح 7 بجے سے شروع ہوجائیں گی۔

(پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

نظارت تعلیم

ہانگ کانگ Ph.D سکالرشپس

ہر سال یکم ستمبر سے یکم دسمبر تک ہانگ کانگ کی حکومت اور یونیورسٹیز کی جانب سے Ph.D کورسز میں داخلہ کیلئے سکالرشپس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ Ph.D میں 2 اقسام کی سکالرشپس آفر کی جاتی ہیں۔ (یادرہے کہ ہانگ کانگ کی اکثر یونیورسٹیز M.Phil leading to Ph.D کے پروگرامز کرواتی ہیں یعنی کہ Bs یا ماسٹرز کے بعد اس سکالرشپ کیلئے اپلائی کیا جاسکتا ہے۔)

1:Hong Kong Ph.D Fellowship Scheme (HKPFS):

اس سکالرشپ کے تحت ہانگ کانگ کی مندرجہ ذیل 8 یونیورسٹیز میں داخلہ لینے والے طلباء کو حکومت کی طرف سے سالانہ 2 لاکھ 40 ہزار ہانگ کانگ (30,000USD) وظیفہ ملتا ہے۔

1:City University of Hong Kong.
http://www.cityu.edu.hk/sgs/hkph.d

2:Hong Kong Baptist University.
http://gs.hkbu.edu.hk

3:Lingnan University.
http://www.ln.edu.hk/reg/info/phd

4:The Chinese University of Hong Kong
https://www.gs.cuhk.edu.hk/page/HongKongPhDFellowshipScheme

5:The Hong Kong Institute of Education.
http://www.ied.edu.hk/gradsch

6:The Hong Kong Polytechnic University.
http://www.polyu.edu.hk/ro/hkphd-fellowship

7:The Hong Kong University of Science and Technology.
http://pg.ust.hk/hkpfs

8:The University of Hong Kong.
http://www.gradsch.hku.hk/gradsch/prospective-students/scholarship-funding-and-fees#1

اس کے علاوہ کانفرنسز اور ریسرچ کیلئے 10 ہزار ہانگ کانگ ڈالرز کی صورت میں گرانٹ بھی دی جاتی ہے۔

ان وظائف میں ایک طالب علم بآسانی ٹیوشن فیس، رہائش، کھانے اور سیر وتفریح کے اخراجات ادا کرسکتا ہے۔

اس سال ہانگ کانگ کی حکومت 230 سے زائد طلباء کو یہ سکالرشپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اپلائی کرنے کا طریقہ کار

☆ HKPFS کی درج ذیل ویب سائٹ پر ان کے الیکٹرونک سسٹم کے ذریعہ ابتدائی درخواست کو آن لائن پُر کریں۔

(https://cerg1.ugc.edu.hk/hkpfs/InitApplication.jsp)

☆ اس درخواست کو پُر کرنے کے بعد آپ کو ایک ریفرنس نمبر دیا جائے گا۔ اس ریفرنس نمبر کو اچھی طرح یاد رکھیں کیونکہ بعد میں یونیورسٹیز میں اپلائی کرتے وقت اس کی ضرورت ہوگی۔

☆ ایک درخواست میں صرف ڈسپلنز (ایک ہی یا دو مختلف یونیورسٹیز) میں اپلائی کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے پہلے سے ان 8 یونیورسٹیز میں اپنے متعلقہ کورسز اوران میں داخلہ کی شرائط دیکھ لیں۔

☆ ابتدائی درخواست آن لائن جمع کروانے کے بعد متعلقہ یونیورسٹیز جن کا نام آپ نے ابتدائی درخواست میں درج کیا ہو، ان کی ویب سائٹ پر جاکر آن لائن ایڈمیشن فارم کو پُر کرنا ہوگا۔

☆ اس ایڈمیشن فارم میں آپ کو اپنا HKPFS کا ریفرنس نمبر لازمی لکھنا ہوگا۔ یہ ریفرینس نمبر آپ کو ابتدائی فارم پُر کرتے وقت دیا گیا ہوگا۔

☆ تفصیلی فارم مکمل پُر کرنے کے بعد متعلقہ Supporting Documents کے ساتھ اَپ لوڈ کرکے آن لائن جمع کروادیں۔

☆ فارم اور تمام دستاویزات جمع کروانے کے ساتھ آن لائن 250 ہانگ کانگ ڈالرز بطور ایڈمیشن فیس بھی جمع کروانا ہوں گے۔

☆ یہ بات خاص طور پر مدنظر رہے کہ HKPFS میں اپلائی کرنے کی تاریخ یکم ستمبر سے یکم دسمبر تک ہوتی ہے، مگر یونیورسٹیز میں داخلہ کی تواریخ مختلف ہیں۔

Supporting Documents

☆ میٹرک سے لے کر بیچلرز/ماسٹرز/ایم ایس/ایم فل تک کی ڈگریز HEC سے تصدیق شدہ۔

☆ اگر IELTS/TOEFL کیا ہو تو یہ زیادہ فائدہ مند اور نتیجہ خیز ہے۔ ورنہ اپنی یونیورسٹی یا کالج سے English Proficiency Letter حاصل کرکے جمع کروانا ہوگا۔

ریسرچ پروپوزل

☆ اگر مختلف جرنلز میں ریسرچ پیپرز شائع ہوئے ہوں۔ یادرہے کہ یہ چیز آپ کے داخلہ میں بہت فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے۔ اس لئے طلباء ملکی و غیر ملکی جرنلز میں اپنے ریسرچ پیپرز شائع کروانے کی طرف خاص توجہ رکھیں۔

Job/Experience Letters

☆ تمام غیر نصابی سرگرمیوں کی اسناد اور دیگر ثبوت۔ CV اور Recommendation Letters جس ڈسپلن میں آپ نے ایڈمیشن لینا ہو، اس کے سپروائزر کا آپ کے حق میں ہونا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اس کیلئے اکثر طلباء اپلائی کرنے سے قبل ہی یونیورسٹیز کی ویب سائٹس پر جاکر اپنے متعلقہ سپروائزر سے رابطہ کرکے اپنا ریسرچ پروپوزل اور تمام Supporting Documents بھجوا کر اس سے Recommendation Letter حاصل کرنے کی کوشش کریں اوران کے حصول کے بعد اگر فارم کے ساتھ اپ لوڈ کردیں تو داخلہ کے مواقع بڑھ جائیں گے۔

نوٹ: تمام دستاویزات کی اصل کاپی اپ لوڈ کرنا ہوگی۔ کسی بھی صورت میں فوٹو کاپی اپ لوڈ نہ کریں۔

فارم پُر کرتے وقت آپ سے کوئی سے 2 افراد جنہوں نے آپ کو پڑھایا ہو یا آپ کے ساتھ کام کیا ہو، ان کے ای میل ایڈریسز مانگے جائیں گے اور پھر خود یونیورسٹی کی طرف سے ان کو ایک فارم (References Form) ای میل کیا جائے گا جس میں وہ آپ کے متعلق اپنی رائے دیں گے۔ یہ فارم بعد میں انہوں نے اپنے آفیشل ای میل ایڈریس سے واپس بھجوانا ہوگا۔

2: Post graduate Scholarship (PGS)

یہ سکالرشپ مذکورہ تمام یونیورسٹیز پی ایچ ڈی میں داخل ہونے والے طالب علم کو مہیا کرتی ہیں۔

اس کے تحت ایک طالبعلم کو ماہانہ 15 ہزار ہانگ کانگ ڈالرز ملتے ہیں۔ اس میں کسی بھی طالبعلم کے بآسانی تمام اخراجات پورے ہوسکتے ہیں۔

اپلائی کرنے کا طریقہ کار:

ایک طریقہ کار تو یہ ہے کہ HKPFS میں اپلائی کیا جائے اوراگر اس میں طالبعلم نہیں چنا جاتا۔ تو چونکہ یونیورسٹی میں بھی اپلائی کیا ہوا ہے اور یونیورسٹی داخلہ کا اہل سمجھتی ہے تو وہ پی ایچ ڈی میں داخلہ دے دیتی ہے اور ہر پی ایچ ڈی طالبعلم کو PGS کی سکالرشپ دی جاتی ہے۔

دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ علیحدہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا جائے اور پھر اگر معیار پر پورا اتریں تو داخلہ کی صورت میں یہ سکالرشپ خودبخود مل جاتی ہے۔

اپلائی کرنے کا طریقہ کار اور دستاویزات کی تفصیل پہلے بیان کردی گئی ہے۔

طلباء مزید معلومات اور راہنمائی کے لئے ان فون نمبرز پر نظارت تعلیم میں رابطہ کرسکتے ہیں۔

0336-7601725,047-6212473

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 13 جولائی

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	36 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 جولائی 2016ء

6:10 am	گلشن وقف نو
9:50 am	لقاء مع العرب
1:50 pm	سوال وجواب
5:45 pm	خطبہ جمعہ 9 جولائی 2010ء
8:10 pm	دینی وفقہی مسائل

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764 گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

FR-10

معیاری جرمن وپاکستانی ادویات

معیاری جرمن وپاکستانی ہومیو پیتھک ادویات، پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات ٹکیاں، گولیاں، خالی ڈبیاں، ڈراپرز رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز ادویات کے بریف کیسز بھی دستیاب ہیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو۔ کالج روڈ اقصیٰ چوک ربوہ